ہفتہ
8 جولائی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 151 | ہفتہ 9 صفر 1416ھ ' 8 وفا 1374ھش ' 8 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو اور ہر ایک بدی کو چھوڑ دو

میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو۔ ہر ایک بدی کو چھوڑ دو۔ لیکن بدی کو چھوڑنا کسی کے اپنے اختیار میں نہیں۔ اس واسطے راتوں کو اٹھ اٹھ کر (-) خدا کے حضور دعائیں کرو۔ وہی تمہیں پیدا کرنے والا ہے (-) پس اور کون ہے جو ان بدیوں کو دور کرے۔ نیکیوں کی توفیق تم کو دے۔ بعض لوگ کم ہمت ہوتے ہیں۔ تم ایسے مت بنو۔ کسی کی پرواہ نہ کرو۔ خواہ جذبات نفسانی پہلے سے بھی زیادہ جوش ماریں۔ پھر بھی مایوس نہ ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانیِ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(عبادت) اصل میں دعا ہے۔ (عبادت) کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر (عبادت) میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں۔ بیکسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے۔ اس کے پاس سے گذرتا ہے اور اس کی ندا کی پروا نہیں کرتا نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے۔ کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۵۴)

ہمدردی کی کمی انسان کو انسانیت سے گرا دیتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جس مرض کا احساس ہو۔ اسی کا علاج ہو سکتا ہے۔ ایسا ہی مریض علاج کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے۔ سب سے زیادہ خطرناک مرض وہ ہوتا ہے۔ جس کا احساس نہیں ہوتا۔ اور جو آہستہ آہستہ اپنے پاؤں جماتا ہے۔ مثلاً دق اور سل یہ دونوں مرض نہایت آہستگی سے آتے ہیں۔ انسان کو عام طور پر پتہ بھی نہیں لگتا۔ اور وہ مسلول یا مدقوق ہو جاتا ہے۔ اور انہی امراض سے بہت زیادہ موتیں ہوتی ہیں۔ برخلاف اس کے جو مرض شدت سے حملہ کرتے ہیں۔ ان میں ایسی ہلاکت نہیں ہوتی۔ طاعون سے جو لوگ ڈرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں شدت سے حملہ کرتی ہے۔ جس سے اکٹھے کئی لوگ مرتے ہیں لیکن مرض سل یا دق کا حملہ ایک جگہ پر نہیں۔ ایک وقت میں نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ تمام ملک پر پھیلتی۔ اور آہستہ آہستہ اپنا کام کرتی ہیں۔ اس لئے ان سے اس طرح لوگ خائف نہیں ہوتے۔ جس طرح طاعون وغیرہ سے یک لخت آدمیوں کے مرنے سے۔ ورنہ امراض کے واقفوں نے تحقیق کی ہے کہ جس قدر اموات سل اور دق سے دنیا میں ہوتی ہیں۔ اور کسی مرض سے نہیں ہوتیں

اسی طرح اخلاق کی خرابی کا مرض بھی سل اور دق کا سا ہے۔ جو آہستہ آہستہ آتا ہے۔ میں نے اس کے متعلق بارہا توجہ دلائی ہے۔ مگر اس کی طرف تاحال کافی توجہ نہیں کی گئی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ مرض خفیہ طور پر آہستہ آہستہ آتا ہے۔ دق وغیرہ اس طرح ہوتی ہے کہ صبح و شام ذرا کسل ہونا شروع ہوا یا سر درد ہو گیا۔ اس کو معمولی بات سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کا پتہ اسی وقت لگتا ہے جس وقت جسم پر غلبہ پا لیتی ہے۔ یہی حال اخلاقی خرابیوں کا ہوتا ہے۔ بچوں میں بداخلاقی اس وقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ جس وقت کہ ماں باپ اس کے سامنے کوئی بداخلاقی کی بات کرتے ہیں۔ یا جب بچہ کوئی

باقی صفحہ ۷ پر

نمایاں کامیابی

○ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد تحریر فرماتے ہیں

خاکسار کے داماد عزیزم مکرم منصور احمد صاحب قریشی (ابن قریشی ناصر احمد آف کراچی) نے امریکہ میں Internal Medicine کی Post Graduation کی ٹریننگ کے تین سال محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل کر لئے ہیں۔ اس ٹریننگ کے اختتام پر تین سال کے دوران بہترین کارکردگی کے نتیجہ میں عزیزم منصور احمد صاحب کو

Montefiore Medical Center
Department of Medicine

کی طرف سے

Outstanding House Officer

کے ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا۔

عزیزم اب Cardiaology میں Sub Specialization کا آغاز جولائی میں کر رہا ہے۔

طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول گیمبیا کا اعزاز

○ مکرم سید جلید احمد صاحب پرنسپل طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول' مانسا کونکو گیمبیا نے اپنی تازہ رپورٹ میں یہ خوشخبری دی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۹۵ء کو ان کے سکول کو

National Environment Agency

کی جانب سے پورے ڈویژن کے مقابلہ میں دو Categories میں پہلے دو انعامات کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ اس کی خبر ریڈیو گیمبیا اور اخبارات میں بھی نمایاں طور پر آئی۔

۲۰- اپریل ۱۹۹۵ء کے اخبار ڈیلی آبزرور

باقی صفحہ ۸ پر

ضروری اعلان

○ مکرم محمد احمد صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ برائے حصول "اشتہارات روزنامہ الفضل" جہاں کہیں بھی ہوں فوری طور پر بذریعہ فون دفتر الفضل میں رابطہ کریں۔

(مینیجر الفضل)

خدا رحیم' کریم اور حلیم ہے' وہ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
اڑھائی روپیہ

8- وفا 1374 ھش   8 - جولائی 1995ء

ہر لمحہ عبادت

انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ عبادت کیا ہے۔ کیا وہ رسمی باتیں جنہیں عبادت کہا جاتا ہے اور جو کسی نہ کسی رنگ میں ہر مذہب میں موجود ہیں انہی کا نام عبادت ہے اور ان باتوں پر عمل کر لینے سے کیا انسان یہ سمجھنے میں حق بجانب ہے کہ اس نے اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کر لیا ہے۔ اگر ایسا ہو تو یہ تو اس کی زندگی کا ایک بہت قلیل سا حصہ ہے۔ ہر مذہب کی رسمی عبادات میں دن بھر میں شائد چند منٹ لگتے ہیں۔ بعض مذاہب تو ایسے ہیں کہ ان کی رسمی عبادت ہی ہفتہ وار ہے۔ اگر انسان کو پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرے تو یقیناً اس کا یہ مطلب ہونا چاہئے کہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ عبادت میں گذرے۔ جو لمحہ عبادت میں نہیں گذرتا اسے اس کی حقیقی زندگی نہیں کہا جا سکتا۔ مقصد کے حصول کے لئے اسے خسارہ کہنا زیادہ مناسب ہے۔ پس اس بات کے لئے کہ انسان کی ساری زندگی عبادت بن کر رہ جائے اور وہ اپنی زندگی کے مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائے اس بات کی ضرورت ہے کہ انسان عبادت کو سمجھے اور وہ اس کو اس طرح پھیلائے کہ اس کی زندگی کا کوئی لمحہ اس سے باہر نہ رہے۔ اگر وہ ایسا کر سکے اور اسے یقیناً ایسا کرنا چاہئے۔ تو وہ اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرلے گا۔ اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ صرف رسمی عبادت ہی نہیں بلکہ انسان اپنی ہر بات اور ہر کام کو عبادت بنالے۔

عبادت نام ہے اس بات کا کہ اس کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف لگی رہے۔ وہ اس کا ذکر کرتا رہے۔ زبان سے بھی اور اعمال سے بھی زبان سے ذکر کی تو آسانی سے سمجھ آسکتی ہے لیکن جہاں تک اعمال سے ذکر کرنے کا تعلق ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ہر وہ کام جو خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق کیا جائے اور ہر وہ کام جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے کیا جائے۔ اور ہر وہ کام جس میں خدا تعالیٰ کے احسانوں کے شکریہ کا حصہ شامل ہو اسے عبادت کہا جاتا ہے۔ انسان زبان سے بھی اور اعمال سے بھی اس کا ذکر کرتا رہے۔ اس کی خوشنودی حاصل کرتا رہے۔ اس کا شکریہ ادا کرتا رہے۔ تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ اس نے عمر بھر عبادت کی ہے۔ اپنے کسی لمحے کو عبادت سے خالی نہیں رکھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں کہ۔ "ذکر الٰہی "عبادت" کے لئے ایک برتن ہے اگر ذکر الٰہی دل میں پیدا ہو۔ تو "عبادت" سے انسان الگ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور اگر یہ برتن ہے تو پھر اسے ذکر سے بھریں اور خالی نہ رہنے دیں"۔

مطلب یہ ہے کہ انسان کی توجہ ہر وقت خدا تعالیٰ کی طرف رہے اس سے مانگے اس کا شکریہ ادا کرے۔ اور یہی شکریہ ادا کرنا اس کی عبادت میں شامل ہو جائے گا۔

"فکرِ ہر کس بہ قدرِ ہمت اوست"
مجھ کو کم مائیگی کا ہے احساس
آپ ہیں شُعلہ و شرر لیکن
گیلی مٹی بنی ہے، میری اساس

ابوالاقبال

○

کم ہے جتنی بھی کرو ان سے محبت لیکن
ان سے جتنی بھی ملے اس کو غنیمت جانو

وہ چلے آئیں تو ہے ان کی محبت کی دلیل
ہجر میں اپنی ہر اک ٹیس کو اُلفت جانو

اور کیا ہوگا زمانے سے تفاوت کا ثبوت
غم کو تم غم نہ کہو درد کو راحت جانو

جو بچھڑ جائیں گے دشوارئ رہ سے ڈر کر
ان کو ہر ایک مصیبت کی علامت جانو

آؤ میدان میں اور ہم پہ اٹھاؤ پتھر
ہم کو منصور کا پابندِ حمایت جانو

پھُول پھَل اپنے مقدر میں نہیں ہیں نہ سہی
ہم نے جو کچھ بھی کیا ہے اسے خدمت جانو

اس کا ہمرنگ عمل قول ہے سر آنکھوں پر
ایسی ہر بات کو دنیا کی صداقت جانو

جان دے دیتے ہیں اُف تک نہیں کرتے یہ لوگ
ان کے ہر ذوق کو تم جانِ شجاعت جانو

اب وہ لٹکائے ہوئے منہ کو لئے پھرتا ہے
اپنے دشمن کی نسیم اِس کو ہزیمت جانو

نسیم سیفی

(۱۹۸۶ء)

ہر ایک برکت آسمان سے اترتی ہے

تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے اترتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدہ نسیم سعید

"واقفین نو" اور احمدیہ ٹیلیویژن پر بچوں کا پروگرام

"تحریک وقف نو" ایک الٰہی تحریک ہے جو احمدیت کی دو صدیوں کے سنگم پر حضرت امام جماعت الرابع نے فرمائی "آپ نے فرمایا کہ جو واقفین نو کی فوج ہے اس پر آئندہ بیس سال تک بہت بڑی بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں..... اپنے بچوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں اور بہت کوشش کرکے ان واقفین کو خدا تعالیٰ کی راہ میں عظیم الشان کام کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کریں-"

کیا ہم امام جماعت کے ارشاد کے مطابق ان عظیم بچوں کی تربیت عظیم ذمہ داری سے ادا کر رہے ہیں- جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو نظر آتا ہے کہ ہماری سستیاں اور غفلتیں ہمیں اپنی ذمہ داری ادا کرنے سے روکتی ہیں- کبھی یہ خیال آتا ہے کہ بچہ ابھی چھوٹا ہے اتنی تعلیم و تربیت کا کیسے متحمل ہوگا کبھی سوچتے ہیں ذرا بڑا ہوگا سکول جانے لگے گا وہاں سے الف ب سیکھے گا پھر ہم یسرنا........ شروع کرائیں گے- اور جب سکول جانے لگتا ہے تو کہتے ہیں سکول سے آکر تھک گیا ہے- ہوم ورک کرواتا ہے- اب دینی تعلیم کیسے دیں نہ وقت ہے نہ بچے میں مزید پڑھنے کی طاقت ہے-

امام جماعت اپنے قول اور اپنے فعل سے تمام افراد جماعت کی تربیت فرما رہے ہیں- احمدیہ ٹیلی ویژن پر امام جماعت بچوں کے ساتھ ہفتے میں ایک گھنٹہ گزارتے ہیں شروع میں یہ پروگرام دیکھ کر دل پر بوجھ محسوس ہوتا تھا کہ دینی لحاظ سے اتنے کم علم اور عدم تربیت یافتہ بچے امام وقت کے سپرد کرکے آپ کے قیمتی وقت کو ضائع کیا جا رہا ہے کیونکہ جس بچے سے بھی امام جماعت چھوٹے سے چھوٹا سوال پوچھتے وہ بچہ یا خاموش رہتا یا غلط جواب دیتا اور پھر امام جماعت فرماتے کہ سوچ لو تمہارے امی ابو سن رہے ہوں گے- کسی کو کہتے شرم کرو کس دادا کے پوتے ہو وغیرہ- اور یہ الفاظ والدین کے لئے ایک تازیانہ ثابت ہوتے شروع میں امام جماعت بچوں کو عربی کی چھوٹی چھوٹی دعائیں اور ساتھ نام اللہ کے...... اور میں شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں بار بار دہرواتے اور بچے صحیح طرح ادا نہیں کرپاتے تھے- اور اب امام جماعت کی دعا' آپ کی قوت قدسیہ آپ کے حسن تدبیر سے بڑے بڑے سوالات کے جوابات دینے اور دعائیں یاد کرکے سنانے لگے ہیں- امام جماعت ان کو طوطے مینا کی کہانی سنانے کی بجائے انبیاء کی کہانیاں سنا کر ان کی دینی و علمی ذہنی و اخلاقی استعدادوں کو بیدار اور بلند تر کرنے لگے- بعض اوقات حضرت صاحب اتنی بڑی بڑی باتیں بتاتے ہیں کہ ہم سوچتے ہیں کہ ان بچوں کو ایسی باتیں کیسے سمجھ میں آئیں گی- لیکن امام جماعت کے سامنے ان بچوں کی بلند تر منازل ہیں- ان کے سامنے حضرت بانی جماعت احمدیہ کا بچپن حضرت امام جماعت الثانی کا بچپن- آئمہ سلف کا بچپن ہے جب وہ بچپن ہی سے حکمت و معرفت کی باتیں کرتے تھے-

امام جماعت رابع لندن کے بچوں میں ایک حیرت انگیز روحانی انقلاب پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئے وہ بچے جو دینی علم سے بالکل نابلد تھے- اردو یا بالکل نہیں جانتے تھے یا بالکل معمولی سی جانتے تھے- اب تو بیت بازی کرتے ہیں جس میں عربی اور اردو کے اشعار درثمین کلام محمود اور عربی قصیدے سے پڑھتے ہیں اور وہ بھی ترنم سے- سن کر دل خدا تعالیٰ کی حمد سے معمور ہو جاتا ہے کہ یہ وہ بچے ہیں جن کو چھوٹے چھوٹے سوال چھوٹی چھوٹی دعائیں نہیں یاد ہوتی تھیں جو انگریزی ماحول میں پلے بڑھے بقول شخصے جو ہنستے بھی انگریزی میں اور روتے بھی انگریزی میں ہیں اور یہ بچے اس قدر تیز نکلے کہ بیت بازی کرنے کے قابل ہوگئے انہیں پتہ چل گیا کہ شعر کہاں ختم ہوا ہے اور ہم کس لفظ سے شعر پڑھیں گے اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ اردو اور عربی جو آتی نہیں تھی اس کے اتنے اشعار یاد کر لئے کہ بیت بازی کے قابل ہوسکے-

وجہ یہ ہے کہ امام جماعت رابع نے جیسا کہ واقفین نو کے سلسلے میں فرمایا تھا کہ "مجھے صرف ڈر یہ ہے کہ اس تیاری میں دیر نہ کردیں یہ سمجھتے ہوئے کہ ابھی تو چھوٹے بچے ہیں ابھی انہوں نے بڑے ہونا ہے حالانکہ بچپن ہی سے بچوں کو سنبھالیں گے تو وہ سنبھالے جائیں گے- جب غلط روش پر بڑے ہوگئے تو اس غلط روش کو بعد میں درست کرنا بہت ہی محنت اور جان جوکھوں کا کام ہے یہ وقت ہے کہ جب یہ نرم نرم کونپلیں ہیں اس وقت ان کو جس ڈھب پر چاہیں یہ چل سکتے ہیں اس وقت ان کی طرف توجہ کریں اور اس وقت ان کو سنبھالیں- (از خطبہ ۸۹-۱۲-۱)

امام جماعت نے نہ ان بچوں کو چھوٹا سمجھا نہ ان کے مقصد کو چھوٹا سمجھا تب ہی تو احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے ہم لندن کے بچوں میں ایک حیرت انگیز روحانی علمی اور تربیتی انقلاب دیکھ رہے ہیں- اس کا مزید تجزیہ کریں تو درج ذیل باتیں سامنے آتی ہیں-

1 امام جماعت کی دعا قوت قدسیہ اور نظر التفات و توجہ سے بچوں اور والدین میں پاکیزہ تبدیلی آئی-

2 وہ والدین جو بچوں کی انگریزی دانی اور اردو سے غفلت کو بڑا فخر سمجھتے تھے دیکھتے ہی دیکھتے بچوں کو اردو سکھانے میں لگ گئے گھروں میں اردو بولی جانے لگی-

۳ وہ والدین جو کبھی رات کو اور کبھی دن کو کام پر جاتے اور گھر آکر گھر کے کاموں کو سمیٹتے تھے اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے وقت نہ ہونے کا شکوہ کرتے تھے سب نے ڈیوٹیاں بانٹ لیں کہ بیگم آپ فلاں وقت بچوں کو دینی تعلیم دیں گی اور میں فلاں وقت دوں گا کیونکہ میاں بیوی کے تعاون سے ہی بچوں کی تربیت ہوتی ہے-

۴ امام جماعت کی نگاہ بچوں کے اٹھنے' بیٹھنے پر بچوں کی وضع قطع اور لباس پر بھی ہوتی ہے جس پر ساتھ ساتھ اپنی پسند ناپسند کا اظہار بھی فرما دیتے ہیں چنانچہ وہ بچے جن کو دین حق کی اقدار کا علم اور احساس نہ تھا اب دین حق کی تعلیم کے مطابق لباس پہنتے ہیں لڑکے سر پر ٹوپی اور لڑکیاں دوپٹہ اوڑھنے لگی ہیں-

۵ لندن کے والدین کو بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کا پوری طرح احساس ہو چکا ہے- اس لئے لندن کے دور و نزدیک سے اس قدر بچے بچیاں پروگرام میں شرکت کرتے ہیں کہ کمرے میں تل دھرنے کو جگہ نہیں ہوتی-

جب ہم پاکستان میں واقفین نو کی تعلیم و تربیت کا جائزہ لیتے ہیں- تو پتہ چلتا ہے کہ ہم ابھی یہی سوچ رہے ہیں کہ بچے ابھی چھوٹے ہیں بڑے ہوں گے تو خود ہی صحیح ہو جائیں گے-

پاکستان میں رہنے کی وجہ سے اردو پنجابی اور مادری زبان تو بچے خود بخود ہی سیکھ رہے ہوتے ہیں اس لئے ادھر سے بھی بے فکری ہوتی ہے اور بچہ سارا دن کھیل کود کی نذر کر دیتا ہے- حالانکہ چلنا سیکھنے کے ساتھ سے لے کر ۵-۶ سال کی عمر تک بچہ ماں کے پیچھے پیچھے ہی رہتا ہے- سمجھ دار مائیں اس وقت میں چھوٹی چھوٹی باتیں چھوٹی چھوٹی دعائیں بچے کو سکھاتی رہتی ہیں اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے ملنے جلنے کے آداب باتوں ہی باتوں میں بتا دیتی ہیں جو بچے کے قلب و ذہن پر نقش ہو جاتی ہیں ماہر نفسیات کہتے ہیں کہ بچے کی شخصیت پانچ چھ سال کی عمر تک بن جاتی ہے اس عمر کے نقوش ساری زندگی اس پر اثر انداز ہوتے ہیں اسی لئے تو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں-

"پس ان بچوں کو خدا کی گود میں دے دیں کیونکہ ذمہ داریاں بہت بڑی ہیں اور کام بہت زیادہ ہیں ہماری تعداد کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی ان قوموں کی تعداد کے مقابل پر جن کو ہم نے (دین حق) کے لئے فتح کرنا ہے- ہماری عقلیں ہمارے علوم ہماری دنیاوی طاقتیں ان قوموں کی عقلوں اور علوم اور دنیاوی طاقتوں کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں جن کو ہم نے خدا کے لئے فتح کرنا ہے پس ایک ہی راہ ہے اور صرف ایک راہ ہے کہ ہم اپنے وجود کو اور اپنے واقفین کے وجود کو خدا کے سپرد کردیں اور خدا کے ہاتھوں میں کھیلنے لگیں" (از خطبہ ۸۹-۱۲-۱)

لندن کے بچوں اور والدین کو آفریں ہے کہ حضرت (امام جماعت الرابع کے ارشادات کو سمجھتے ہوئے ایک پاکیزہ روحانی انقلاب بپا کر رہے ہیں احمدیہ ٹیلی ویژن پر امام جماعت کے ساتھ عید الاضحیٰ پر بچوں کا پروگرام پیش کیا گیا جس میں تلاوت کلام پاک عربی اردو اور فارسی کی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نظمیں خوش الحان آوازوں میں بچوں نے پیش کیں بچوں نے تقاریر کیں- بچوں کی ذہنی اور ثقافتی تربیت کے لئے بھی یہ ایک رنگارنگ پروگرام تھا اتنے بے ساختہ طریقے پر بچے بچیاں پرانے روایتی کھیل کھیل رہے تھے کہ محسوس ہوتا تھا ہمارا بچپن لوٹ آیا ہے اور ہم بھی اس پروگرام میں شامل ہیں لطیفے پہیلیاں بچے اپنی ذہنی استعدادوں کے مطابق بڑے بھولے بھالے انداز میں سنا رہے تھے- پروگرام دیکھ دیکھ کر دل خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گا رہا تھا کہ کیسا حسین روحانی انقلاب مغرب زدہ ماحول کے بچوں میں حضرت صاحب نے پیدا کر دیا- اس پروگرام کی حلاوت ابھی قلب و ذہن میں محفوظ ہے-

آیئے احمدیہ ٹیلی ویژن پر بچوں کے پروگرام کو ہم نشان راہ بنا کر بچوں کی تعلیم و تربیت کے طریقے سیکھیں- کیونکہ امام جماعت خود اس پروگرام کے بارے میں فرماتے ہیں یہ پیارے بچوں کے ساتھ میرا پیارا پروگرام ہے- اس پروگرام کو بڑے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھیں- پروگرام اگرچہ انگریزی میں ہوتا ہے- لیکن امام جماعت کا ہنسنا بولنا بچوں سے بے تکلفی سے باتیں کرنا تو دلوں میں اترتا چلا جاتا ہے- بعد میں بچوں کو بتائیں امام جماعت نے فلاں فلاں سوال پوچھے- فلاں فلاں دعائیں سکھائیں وغیرہ تو خود بخود بچوں کی تعلیم و تربیت اور امام جماعت سے محبت پیدا ہوتی جائے گی-

---

جب آپ کسی اخبار میں کوئی مضمون یا خط یا خبر پڑھتے ہیں تو یقیناً آپ کے دل میں کوئی خیال تو آتا ہو گا- آپ اس کے متعلق جو کچھ سوچتے ہیں اگر اپنے خیالات کو ضبط تحریر میں لاکر مدیر کو ارسال کریں تو وہ آپ کا ممنون بھی ہو گا- اور اگر اس کے لئے ممکن ہوا تو وہ آپ کے خیالات کو اپنے قارئین تک پہنچانے کی کوشش بھی کرے گا- پس آپ اپنے خیالات کا ضرور اظہار کیجئے- اگر آپ ایسا کرنا شروع کر دیں تو آپ یقیناً محسوس کریں گے کہ یہ بات مفید بھی ہے اور آسان بھی- لکھتے لکھتے جب انسان کو لکھنے کی مشق ہو جاتی ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے- آپ بھی لکھیں اور لکھتے رہیے-

---

○ "ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن ہی سے اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے"-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

پہلے پہل تو ہم نے دیکھا کہ چارپائیوں پر ایک دری بچھادی جاتی تھی اور اسی کو پورا بستر سمجھا جاتا تھا- پھر آہستہ آہستہ زمانہ آگے بڑھا- تو اس دری پر ایک چادر بچھائی جانے لگی جس کو بہتر اور زیادہ مہذب طریق سمجھا جاتا تھا- پھر زمانہ کچھ اور آگے بڑھا تو دری اور اس چادر کے درمیان روئی کا گدا بچھایا جانے لگا- جو پہلے سے زیادہ آرام دہ ثابت ہو کر نیند میں مد ثابت ہوتا تھا- اگرچہ جنہیں نیند آنی ہو انہیں تو صرف دری پر بھی نیند آسکتی ہے- لیکن بہرحال زمانہ بدلنے کے ساتھ ساتھ مزاج بھی بدلتا ہے اور جوں جوں آسانیاں میسر آتی ہیں- انسان اپنے آپ کو ان کے مطابق ڈھلتا دیکھتا ہے- پھر روئی کے گدے کی بجائے فوم کا گدا آگیا- فوم کا گدا بعض لوگوں کو راس نہیں بھی آتا- اور وہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ بہت زیادہ گرم ہوتا ہے- ہم نے دیکھا ہے کہ ہمارے بعض دوست ایسی کرسی پر نہیں بیٹھتے جس پر فوم کی گدی پڑی ہو- خیر یہ تو اپنے اپنے مزاج کی بات ہے- بستر بہرحال بدلتا چلا آیا ہے اور جہاں اب یہ پہنچ چکا ہے وہ یقیناً ہم سب کے لئے حیران کن ہے-

وہ بستر ہم سب کو تو میسر نہیں بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ ابھی اس کو اتنی تعداد میں تیار ہی نہیں کیا گیا کہ مارکیٹ میں لایا جاسکے- لیکن سائنس دانوں نے اس نئے بستر کے بنانے میں کامیابی حاصل کرلی ہے معلوم نہیں اس میں فوم کا گدا ہے یا نہیں لیکن ایسے حساس آلات ضرور لگائے گئے ہیں جو ایسے بستر پر لیٹنے والوں کے حرکات و سکنات کا جائزہ لیتے رہتے ہیں اور ان کے ساتھ منسلک کمپیوٹر پر اپنے نتائج درج کراتے رہتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر انسان رات کے وقت بیمار ہو جائے تو اس گدے میں لگے ہوئے حساس آلات الارم بجاتے ہیں اور یہ ایک خاص قسم کا الارم ہے- اگر چارپائی سے لڑھک کر انسان نیچے گر جائے- تو یہ حساس آلات ایک اور طرح کا الارم بجاتے ہیں- پھر یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر سوئے ہوئے بچے کا دم گھٹنے لگے تو یہ بالکل ہی ایک اور قسم کا الارم بجاتا ہے- اس الارم کو ٹیلیفون کے ساتھ بھی جوڑا جاسکتا ہے- اور اس ٹیلیفون کے ذریعے قریب کے ہسپتال کے عملے کو اطلاع دی جاسکتی ہے- یہ بھی کہا گیا ہے کہ اب ایمبولینس کا زمانہ اپنے آخری سانس گن رہا ہے- کیونکہ اس الارم کی وجہ سے نہ صرف ہسپتال کا ڈاکٹر بلکہ سارے کا سارا عملہ چند منٹوں میں آپ کے پاس پہنچ سکتا ہے- گویا کہ یہ الارم ایسے ہیں کہ کمپیوٹر پر اپنے نتائج درج کراتے رہتے ہیں- اور ضرورت پیش آنے پر ہسپتال کو بھی اطلاع دیتے ہیں- اور اگر ٹیلیفون کو کسی عزیز رشتہ دار کے ٹیلیفون سے جوڑ دیا جائے تو اسے بھی فوری اطلاع دیتے ہیں-

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ یہ بستر ابھی مارکیٹ میں تو نہیں آئے- لیکن جس سائنس دان نے سالہا سال کی تحقیق کے بعد یہ بستر تیار کر لیا ہے- اس نے اپنے دو بچوں کے بستر میں بھی یہ حساس آلات لگا دیئے ہیں- صبح کے وقت کمپیوٹر پر نظر ڈال کر دیکھا جا سکتا ہے کہ بچے رات کو کیسے سوئے- آرام کی نیند یا پریشان رہے- جب یہ بستر عام ہو جائیں گے اور عام ہونے سے ہماری ہرگز مراد نہیں کہ ہر شخص کو میسر آجائیں گے بس صرف اتنا کہ امیر لوگ خرید سکیں گے تو ان کے لئے یہ آسانی مہیا ہو جائے گی- کہ رات کے وقت بستر میں لیٹے ہوئے اگر کسی تکلیف کا سامنا ہوا تو فوراً قریبی ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب اور ان کا تمام عملہ بغیر کسی تاخیر کے ان کے پاس پہنچ جائے گا-

ہماری خواہش تو یہ ہے کہ یہ بستر اتنے عام ہو جائیں- کہ ہر شخص جو چارپائی خرید سکتا ہے وہ یہ بستر بھی خرید سکے لیکن اس کے لوازمات ٹیلیفون اور کمپیوٹر بھی تو ہیں- ان کو بھی پھر سستا کرنا پڑے گا- وہ سستے نہ ہوں اور اس بستر کے ساتھ نہ لگائے جائیں تو کام کس طرح بنے گا- لیکن بہرحال ایک نئی بات سامنے آئی ہے اور وہ ہم نے آپ کو بتادی ہے-

ایک روایت

سردار بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ۲۵- دسمبر ۱۹۰۷ء کو مجھے والد صاحب (حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب مہر سنگھ) نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گھر لے جاکر حضرت اماں جان والا صحن دکھایا جس میں بیت مبارک سے راستہ جاتا ہے- اور بتایا کہ آپ نے اسی صحن میں دونو طرف آلوں میں یا دیوار میں دو دواتیں رکھی ہوتی تھیں- اور ٹہلتے ٹہلتے تحریر فرمایا کرتے تھے- جس طرف آپ چاہتے ادھر سے قلم ڈبو لیتے- حضرت مولوی نورالدین صاحب نے عرض کیا کہ ہمیں تو بیٹھ کر بھی بڑی توجہ سے محنت کرکے اور سوچ سوچ کر لکھنا پڑتا ہے- آپ چلتے چلتے کس طرح لکھتے ہیں- فرمایا کہ جبھی تو آپ لوگوں کی تقریریں بیٹھی ہوتی ہیں-

○ "برے مزاج کے خلاف (واقفین نو) بچوں کے دل میں بچپن سے ہی نفرت اور کراہت پیدا کریں"-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع).

The Joys

On my right and on my left
There are people who are bereft
Of the joys that they thought
They had caught
Like a fish
For a dainty dish
But it slipped
And dived and dipped
Into the sea
Never to be
In the hand of the catcher again
Free from the hook's pain
The joys are indeed
Like a fish that can feed

A hungry man
But only if he can
Hold the fish fast
Then and then alone the joys can last

SONGS OF THE SOUL

خوشیاں

میرے دائیں اور میرے بائیں ایسے لوگ ہیں
جو ان خوشیوں سے محروم ہیں
جن کے متعلق وہ سمجھتے تھے کہ ان کے ہاتھ آگئی ہیں
جیسے کہ مچھلی جس سے ایک اچھی ڈش تیار ہو سکتی تھی
لیکن وہ ہاتھوں سے پھسل گئی اور سمندر کی گہرائی میں چلی گئی
تاکہ پھر مچھلی پکڑنے والے کے ہاتھ نہ آئے
اور کانٹے سے بالکل آزاد ہو جائے
خوشیاں بھی بالکل ایک مچھلی کی طرح ہیں
جو ایک بھوکے انسان کی اشتہا مٹا سکتی ہیں
لیکن یہ ہو صرف اس طرح سکتا ہے
کہ وہ مچھلی کو مضبوطی سے پکڑے
اگر وہ ایسا کرے تو اس کی خوشی قائم رہ سکتی ہے

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک واقف زندگی کی بیرون ملک دعوت الی اللہ کرتے ہوئے وفات کا ذکر یوں فرمایا:-

حافظ جمال احمد صاحب کی وفات اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے- جب حافظ صاحب کو دعوت الی اللہ کے لئے ماریشس روانہ کیا گیا تو جماعت کی مالی حالت نہایت کمزور تھی- روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے درخواست کی کہ انہیں بیوی اور بچوں کو بھی ساتھ ماریشس لے جانے کی اجازت دی جائے کیونکہ ان کے خاندانی حالات اس کے مقتضی تھے- ان کی درخواست منظور تو کر لی گئی مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ زندگی بھر اپنے وطن واپس نہیں آئیں گے-........ کافی مدت ماریشس میں رہنے کے بعد........ ربوہ کے قیام پر ان کو اجازت دے دی گئی تاکہ وہ نئے مرکز کی زیارت کر سکیں- لیکن تقدیر الٰہی دیکھئے کہ وہ پاکستان روانہ ہونے سے پیشتر ہی ماریشس میں وفات پا گئے- گویا اس طرح ان کا وہ عہد کہ وہ زندگی بھر وطن کا منہ نہ دیکھیں گے پورا ہو گیا-

وہ زمین مبارک ہے جس میں ایسا اولوالعزم اور پارسا انسان مدفون ہو- اگرچہ آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا زمانہ نہیں پایا تھا مگر آپ بہت ابتدائی ایمان لانے والوں میں سے تھے-

(الفضل ۱۰- جنوری ۱۹۵۰ء)

ایک خاص موقع

الفضل ۸- فروری ۱۹۳۶ء کے مطابق حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:-

تحریک جدید کے پیش کرنے کے موقعہ کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا جس سے بڑھ کر اور کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہو سکتا- اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطاء فرمائی ہیں ان میں ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کرکے مجھے حاصل ہوئی اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقعہ تھا- اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی- اس وقت جماعت کے دل ایسے تھے جیسے چلتے گھوڑے کو جب روکا جائے تو اس کی کیفیت ہوتی ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

ملک محمد اعظم

محترم کیپٹن ملک شیر محمد صاحب

میرے محترم اور محسن چچا جان کیپٹن ملک شیر محمد صاحب- ایس بی- ایم سی- او بی- آئی (سردار بہادر ملٹری کراس آرڈر آف برٹش انڈیا) صدر جماعت احمدیہ چک نمبر۹ نزد ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین بعمر ۸۷ سال مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۹۵ء بروز جمعہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے- موصوف نے ایک بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور تین بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں- اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو- اور صبر جمیل عطا فرمائے- نیز سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی صلاحیت اور اہلیت عطا فرمائے-

موصوف بمقام گتر نزد ڈومیلی ضلع جہلم کے رہنے والے تھے- بچپن میں غالباً ۱۹۲۰ء میں انگریز آرمی میں بھرتی ہوئے اور ۴۵-۱۹۳۹ء کی جنگ عظیم دوم میں بے شمار کارہائے نمایاں سر انجام دیئے جن کی بنا پر حکومت وقت نے آپ کو ایک مربع زمین انعام کے طور پر دیا- جن فوجیوں کو یہ انعام ملا ان کے ساتھ مل کر چک نمبر۹ نزد ملکوال کی جگہ پسند کی اور یہاں مربع الاٹ کروا کر مستقل رہائش پذیر ہوئے یہ کوئی قریباً ۱۹۵۰ء کی بات ہے- ۵۴-۵۳ کے ہنگاموں سے بہت ہی متاثر ہوئے- فطرت نیک تھی- دل کے پاکیزہ تھے-

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو دلوں کو پھیرتا ہے- احمدیت کو اتنی مضبوطی سے پکڑا کہ پھر روحانیت کے آسمان پر دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتے گئے- اللہ تعالیٰ نے انہیں چار بیٹیاں اور تین بیٹے عطا فرمائے- احمدیت قبول کرنے سے پہلے بڑی تین بیٹیاں اپنے غیر احمدی عزیزوں سے بیاہ چکے تھے- آپ کے احمدی ہو جانے کے بعد آپ میں ایک نمایاں تبدیلی دیکھ کر آپ کی سعید الفطرت اور اطاعت شعار اہلیہ محترمہ خالہ بیگم نور صاحبہ نے بھی احمدیت قبول کر لی- اسی طرح تینوں فرزندوں اور ایک دختر نیک اختر نے بھی فوراً احمدیت قبول کر لی- اس طرح یہ سارا گھرانہ احمدیت کے نور کی لپیٹ میں آگیا- اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں اپنے فضلوں کے سایہ میں رکھے-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھر میں مالی استحکام تھا- نہایت جرات اور دلیری سے دعوت الی اللہ بجا لانے لگے- ہر جگہ 'ہر موقعہ پر 'سفر ہو یا حضر آپ اس فریضہ کو ادا کرتے تھے- ۵۸ میں خاکسار میٹرک کی تیاری کر رہا تھا- کچھ شعور دیکھا تو آہستہ آہستہ مجھے بھی اپنی محبانہ رہنمائی میں لے لیا- اور نہایت پیار اور محبت سے دعوت الی اللہ کرتے- آخر ۲۴- جنوری ۱۹۶۰ء کے جلسہ سالانہ پر مجھے بیعت کرنے کی توفیق مل گئی- بیعت کرنے سے قبل مجھے سمجھانے لگے کہ دیکھو- بہت مشکلات آئیں گی- مصائب پیدا ہوں گے- تم ابھی چھوٹے ہو-

میرے چچا جان بہت سی خوبیوں کے مالک تھے- ذہین اور فطین تھے- قد و قامت کے لحاظ سے بھی بڑے وجیہہ تھے- بڑا رعب اور دبدبہ تھا- دعوت الی اللہ کا کوئی لمحہ ضائع نہ کرتے-

اپنے مکان میں بیٹھک کے ساتھ چھوٹا سا کمرہ "بیت الدعا" کے نام سے تعمیر کیا تھا- جس میں تین افراد نماز پڑھ سکتے ہیں- اسی بیت الدعا میں روحانی خزائن کا پہلا شائع شدہ سیٹ اور سینکڑوں کتب موجود ہیں- ہر جلسہ پر جب آتے تو ہر نئی کتاب خرید کر لے جاتے- الفضل اور دیگر رسائل کے خریدار تھے- مطالعہ بہت وسیع تھا- سینکڑوں حوالہ جات ازبر تھے- گفتگو کے دوران عبارتوں کی عبارتیں پڑھ دیا کرتے تھے- دنیاوی تعلیم صرف پرائمری تھی کیونکہ جلد آرمی میں بھرتی ہو گئے تھے- لیکن ذاتی شوق اور ذوق کی بنا پر مطالعہ کر کے اپنے علم کو بہت وسیع کر لیا تھا- جو کتاب پڑھتے اس کے نوٹس لیتے- بعض کتب پر بھی نوٹس درج کرتے- کتب کو نہایت سلیقہ سے رکھتے- ہر کتاب پر خاکی کاغذ چڑھا کر رکھتے اور پشت پر کتاب کا نام خود لکھتے- خوش نویس بھی تھے- خود بار بار کتب پڑھتے- زیر دعوت دوستوں کو بھی کتب عاریتاً دیتے- پھر اس دوست کے مطالعہ کا جائزہ بھی لیتے کہ کس حد تک اس نے مطالعہ کیا ہے-

اللہ تعالیٰ نے حافظہ بھی بلا کا ودیعت کیا تھا- ہمیشہ ہر بات مدلل اور مفصل کرتے- بات میں بڑا وزن اور گفتگو بڑی رعب دار کرتے- دل کے بڑے حلیم تھے- گفتگو نہایت وقار کے ساتھ کرتے-

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر مخلوق خدا کی ہمدردی کا جذبہ بھی بھرا ہوا تھا- غریب غربا کی امداد کرتے رہتے تھے- ۶۶-۶۵ کی بات ہے قحط سالی تھی- یکدم گندم مہنگی ہو گئی- آپ نے بھی دیکھا دیکھی ذاتی ضرورت کی گندم رکھ کر باقی فروخت کر دی- ساتھ والے گاؤں سے ایک عورت آئی اور ان کی سعادت مند بیٹی منظور بیگم سے ۲۰ سیر گندم کی طالب ہوئی- آپ نے والد ماجد سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا- بیٹی تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ گندم صرف ہمارے گزارہ کے لئے ہے پھر تم سفارش کر رہی ہو- آپ کے سامنے دوبارہ بات کرنے کی کسی کو جرات نہ پڑتی تھی لہٰذا وہ عورت اٹھ کر چلی گئی- شام کھانے پر ہم اکٹھے ہوئے تو اس سعید بیٹی نے موقعہ پا کر اس عورت کا ذکر چھیڑ دیا کہ ابا جان وہ بتاتی تھی کہ اتنے دن سے میرے بچے بھوکے ہیں- اب تو کوئی ادھار بھی نہیں دیتا- آپ سے بھی ادھار ہی مانگا تھا خیرات تو نہ مانگی تھی- یہ سنتے ہی آپ کا دل پسیج گیا- کھانا وہیں چھوڑا- ترازو لیا اور ۲۰ سیر گندم وزن کی اور خود اپنی سائیکل پر رکھ کر اس کے گھر دے آئے اور کہا یہ تحفہ ہے واپس نہیں کرنے- وہ ہزار دعائیں دینے لگیں-

اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی بھی عطا کر رکھی تھی- جماعتی چندوں میں بڑی باقاعدگی سے حصہ لیتے اور بروقت ادائیگی کرتے- طوعی چندوں میں بھی بھرپور حصہ لیتے- ربوہ میں بعض جماعتی تعمیرات پر آپ کا اسم گرامی بھی کندہ نظر آتا ہے- حضرت صاحب کی کتب کا سیٹ روحانی خزائن کے نام سے جب پہلی بار چھپا تو پیشگی پوری رقم ادا کر دی- اس کا ذکر روحانی خزائن کی جلد نمبر۵ پر ملتا ہے-

غالباً ۱۹۵۰ء میں آپ دیگر فوجی افسران کے ہمراہ چک میں آ آباد ہوئے- گاؤں میں بیت الذکر تعمیر کروانے کے لئے تمام احباب کو توجہ دلاتے رہتے تھے مگر ۵/۴ سال گزر جانے کے بعد تک بھی بیت تعمیر کرنے سے لوگوں سے اتفاق نہ کیا- جب آپ ۱۹۵۴ء میں احمدی ہو گئے تو اسی وقت سے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کی فکر دامن گیر ہو گئی- ایک لمبی کوشش کے بعد اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کرنے کے لئے حکومت سے ایک پلاٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے- پھر ذاتی خرچ پر ایک "بیت الذکر" بنا ڈالی- جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا کمرہ بطور مہمان خانہ تعمیر کروایا- درمیان سے سیڑھیاں چڑھائیں اور سیڑھیوں کے نیچے نہایت موزوں جگہ پر "بیت الدعا" بنائی جہاں آپ اکثر نوافل ادا کرتے- اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کی تکمیل پر آپ بہت خوش دکھائی دینے لگے- اہل دیہہ حیران ہوتے کہ ہم ۴۵/۴۰ احباب نے مل کر تا حال خدا کا گھر تعمیر کرنے کی توفیق نہیں پائی اور یہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے میں کامیاب ہو گئے- اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کر لینے کے بعد انہیں خواہش پیدا ہوئی کہ جماعت کی کسی بزرگ ہستی سے افتتاح کرواؤں- لہٰذا آپ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جو اس وقت وقف جدید انجمن احمدیہ کے ناظم تھے اور ویسے بھی جماعت میں عزت و احترام کا بلند مقام رکھتے تھے کی خدمت میں حاضر ہوئے- آپ نے منظور فرما لیا- دن اور وقت طے ہو گیا- اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو گاؤں لے جانے کی سعادت میرے چھوٹے بھائی عزیزی ملک محمد اکرم شاہد مربی سلسلہ کے حصہ میں آئی- ادھر چچا جان نے غیر از جماعت کی کثیر تعداد کو مدعو کر رکھا تھا- آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس گھر کا نام "بیت قبا" تجویز فرمایا جو آج بھی وہاں کندہ نظر آتا ہے-

مرکز میں گھر بنانے کا بڑا شوق رکھتے تھے- اس کے لئے دار العلوم غربی میں ایک کنال زمین خرید رکھی تھی- فرمایا کرتے دل تو چاہتا ہے کہ جلد ہم میاں بیوی ربوہ آ جائیں لیکن بچے چھوٹے ہیں- ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں اس لئے نہ آ سکے- پھر کافی عرصہ قبل اس پلاٹ کے چار حصص کر کے تین بیٹوں کو اور ایک حصہ بیٹی کے لئے نامزد کر دیا- بیٹی نے تو جلد مکان تعمیر کر لیا لیکن باقی جگہ خالی پڑی ہے- اللہ تعالیٰ بچوں کو وہ جگہ آباد کرنے کی توفیق بخشے-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۸۷ برس کی عمر پائی- پوری عمر فعال اور بھرپور مصروف زندگی گزاری- کبھی کسی پر بوجھ نہیں بنے- بیماری کا بھی بہادری سے مقابلہ کیا بڑے باہمت انسان تھے لیکن بڑا خوف خدا رکھنے والے- بات کے بڑے پکے اور قول کے بڑے سچے تھے- ہمیشہ نپی تلی بات کرتے- شیخی مارنے کی قطعاً عادت نہ تھی- ہر اک سے ہمدردی کرتے- بڑے نافع الناس وجود تھے- علاقہ میں بزرگ ترین ہستی تسلیم کئے جاتے تھے- بعض دفعہ لوگ آپ سے فیصلہ کرواتے اور یہ یقین رکھتے کہ آپ عدل کریں گے- حقدار کا حق دلانے میں میں پوری مدد کرتے- لوگ آپ کی سچائی کے برملا قائل تھے- بڑے دعا گو انسان تھے- اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں قبول فرماتا- تحدیث نعمت کے طور پر کبھی کبھی دعاؤں کی قبولیت کے واقعات بھی سناتے- راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے- رات کو ہمیشہ ماچس اور گھڑی اپنے تکیہ کے نیچے رکھ کر سوتے تا وقت معلوم کرنے میں آسانی ہو- القصہ محترم چچا جان بے شمار خوبیوں کے مالک تھے- احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ان کی اولاد در اولاد کو ان کے نقوش پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے- آمین-

---

گناہ کا زہر بڑا خطرناک ہے

صغائر کبائر سے جہاں تک ممکن ہو بچتے رہیں- تدبیروں اور دعاؤں میں لگے رہیں- گناہ کا زہر بڑا خطرناک ہے- اس کا مزہ اسی دنیا میں چکھنا پڑتا ہے- گناہ دو طرح ہوتے ہیں- ایک گناہ غفلت سے ہوتے ہیں جو شباب میں ہو جاتے ہیں- دوسری بیداری کے وقت میں ہوتے ہیں- جب انسان پختہ عمر کا ہو جاتا ہے- ایسے وقت میں جب گناہوں سے راضی نہیں ہو گا اور ہر وقت استغاثہ کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر سکینت نازل کرے گا- اور گناہوں سے بچائے گا-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کیا نائیجیریا کو دولت مشترکہ سے نکال دیا جائیگا؟

اس بات کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ نائیجیریا کو دولت مشترکہ کی تنظیم سے الگ کر دیا جائے۔ اگرچہ برطانیہ نے تو یہ تجویز نہیں پیش کی اور برطانیہ شائد اس تجویز کو پسند بھی نہیں کرتا۔ لیکن اس کے حکام کا کہنا ہے کہ اگر کوئی ایسا فیصلہ کیا گیا تو ہم اس کی مخالفت کریں گے۔ نائیجیریا میں کئی لوگوں پر حکومت کا تختہ الٹنے کا خفیہ مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ اور افواہ یہ ہے کہ اس مقدمہ کے نتیجہ میں لوگوں پھانسی کی سزا سنائی گئی ہے۔ لیکن بعض ممالک اس بات کا بھی تقاضا کر رہے ہیں کہ نائیجیریا کے خلاف مزید پابندیاں لگائی جائیں۔ لیکن برطانیہ کی اوورسیز ڈویلپمنٹ منسٹر لنڈا چاکر نے کہا ہے کہ وہ ان باتوں کی تائید نہیں کرسکتیں۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ حکومت کا تختہ الٹنے کے ملزمین اور بعض دیگر جرائم کے سلسلے میں جن میں ایک صحافی کو بھی حراست میں لیا ہوا ہے کوئی فیصلہ ہوا ہے یا نہیں۔ لیکن چاکر نے کہا کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ پابندیاں کسی ملک کی قسمت کو بدل نہیں سکتیں یہ جو عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جنوبی افریقہ میں پابندیوں کی وجہ سے تبدیلی آئی ہے۔ ہم اس سے انکار کرتے ہیں۔ حالات بدلتے چلے گئے اور تبدیلیاں آ گئیں۔ پابندیوں نے اس سلسلے میں کوئی کام نہیں دکھایا۔ برطانیہ نائیجیریا کے خلاف کوئی بھی مزید ایکشن لینے کے حق میں نہیں ہے۔ دولت مشترکہ کے دیگر ممالک اس خیال سے کہ وہاں جمہوریت قائم نہیں ہو رہی۔ چاہتے ہیں کہ اس ملک کو یعنی نائیجیریا کو فوجی حکومت کی وجہ سے دولت مشترکہ سے خارج کر دیا جائے۔

ooo

بطروس غالی کی کفایت شعاری

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی ایسی تنظیمیں جو کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکیں انہیں ختم کر دینا چاہئے۔ جیسا کہ پہلے بھی بتایا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے کئی رکن ممالک نے اپنی اپنی چندوں کی ادائیگی سے غفلت برتی ہے جس کی وجہ سے یہاں تک کہا جاتا ہے کہ اقوام متحدہ دیوالیہ پن کے کنارے پر ہے' غالباً اسی وجہ سے بطروس غالی نے کہا ہے کہ جو تنظیمیں پوری طرح کام نہیں کر سکیں انہیں ختم کر دیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ اپنے دفتر میں انہوں نے بعض بڑے بڑے عہدے داروں کو فارغ کر دیا ہے۔ اور میں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ مستقبل قریب میں مزید کام نہ رکھا جائے۔ یہ سب باتیں انہوں نے سان فرانسسکو میں کہیں جبکہ اقوام متحدہ کی پچاسویں سالگرہ منائی جا رہی تھی۔ جن ماہرین کو اقوام متحدہ سے فارغ کیا گیا ہے انہوں نے اقوام متحدہ پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ دراصل بطروس غالی اس وقت مشکل میں ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ ان مشکلات کو مزید گھمبیر کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ ہر طرح رقم بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ooo

صدر حسنی مبارک / سوڈان

بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں نے حبشہ میں مصر کے صدر حسنی مبارک کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی وہ خود مارے جا چکے ہیں۔ اس دوران مصر اور سوڈان کے تعلقات مزید خراب ہو گئے ہیں۔ سوڈان نے دیگر ممالک سے اپیل کی ہے وہ سرحدی جھڑپوں کو روکیں۔ انہوں نے اس بات کا بھی کھل کر اعلان کیا ہے کہ اس حملے میں سوڈانیوں کا کوئی ہاتھ نہیں تھا۔ اور اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ جو لوگ ایک عرصے سے مصری حکومت کو بدلنا چاہتے ہیں انہوں نے صدر حسنی مبارک پر حملہ کیا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے انور سادات کا خاتمہ کیا تھا۔ مصر میں حسنی مبارک پر یہ دباؤ بڑھ رہا ہے کہ اس حملے میں سوڈان کے ملوث ہونے کی وجہ سے سوڈان کے خلاف کارروائی کی جانی چاہئے۔ یہ لوگ فوجی کارروائی کا مشورہ دے رہے ہیں۔ لیکن حسنی مبارک نے بار بار کہا ہے کہ فوجی کارروائی ہرگز نہیں کی جائے گی ہمارے پاس دیگر وسائل موجود ہیں ہم ان کے ذریعے سوڈان پر دباؤ ڈالیں گے۔ بہرحال بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حسنی مبارک پر اس حملے نے ان کی سیاست کو زیادہ مضبوط بنا دیا ہے۔ جبکہ اس خیال کا بھی اظہار کیا جا رہا ہے کہ اب حسنی مبارک پر اگر حملہ ہوا تو وہ بچ نہیں سکیں گے۔ ان کے مخالفین نے اعلان کیا ہے کہ اس حملے میں تو وہ بچ گئے ہیں حملہ آور چاہے کوئی ہی ہوں لیکن آئندہ جب ان پر حملہ کیا جائے گا تو وہ اپنی جان سلامت نہیں رکھ سکیں گے۔

ooo

عراق / اقوام متحدہ کی شرائط

اس وقت عراق میں اقوام متحدہ کی جو ٹیم جنگی اسلحہ کی چھان بین کر رہی ہے اس کے لیڈر رالف ایکوئیس نے کہا ہے کہ عراق نے ہمیں بائیولوجیکل جنگ کے متعلق نئی اطلاعات فراہم کی ہیں۔ ہم ان اطلاعات کا جائزہ لے رہے ہیں اور اپنے نتائج سے سیکورٹی کونسل کو مطلع کریں گے۔ عراق اس بات پر پرامید ہے کہ جس قدر وہ جنگی اسلحہ کے متعلق معلومات فراہم کر چکا ہے ان کے پیش نظر اب اقوام متحدہ کی پابندیاں اس پر سے ہٹالی جائیں گی۔ عراق چاہتا ہے کہ اب معائنے بھی ختم کئے جائیں۔ اور اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ اقوام متحدہ کی تمام شرائط کو پورا کر دیا گیا ہے اگرچہ عراق تو یہ بھی چاہتا ہے کہ اقوام متحدہ اسے باقاعدہ اس بات کا سرٹیفکیٹ دے کہ اب عراق کے خلاف کوئی بات ایسی نہیں ہے جس کی وجہ سے پابندیاں جاری رہیں۔ لیکن تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ یہ بات اقوام متحدہ کے لئے آسان نہیں ہوگی۔ عراق پر ۱۹۹۰ء کے کویت پر حملے کے نتیجہ میں پابندیاں لگائی گئی تھیں۔ اور اگر اقوام متحدہ کی اس بات پر تسلی بھی ہو جائے کہ عراق اب ٹھیک ٹھاک ہے تو غالباً کویت اپنے انتقامی جذبے کے ماتحت چاہے گا کہ یہ پابندیاں جاری رہیں۔ کیونکہ عراق کے کویت پر حملے اور اس کے بعد خلیجی جنگ کا سب سے زیادہ نقصان کویت ہی کو ہوا ہے۔

ooo

سوڈان کے حسن ترابی

سوڈان کے حسن ترابی نے کہا ہے کہ اگرچہ سوڈان ایک غریب ملک ہے اور ہے بھی دوسروں سے الگ تھلگ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ اسلامی مملکت کا نمونہ بن سکتا ہے اور اس نمونہ سے مشرق وسطیٰ کے ممالک کو ان کی موجودہ کیفیت میں خطرہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ جس طرح کا حقیقی طور پر کوئی اسلامی ملک ہونا چاہئے مشرق وسطیٰ کے ممالک ایسے نہیں ہیں۔ یہ حسن ترابی۔ سوڈان کے ماسٹر مائنڈ کہے جا سکتے ہیں گویا کہ حکمران انہی کے مشوروں پر چلتے ہیں۔ اسی لئے جب حسنی مبارک پر حبشہ میں حملہ ہوا تو سب سے پہلے حسن ترابی کا نام لیا گیا کہ حملہ اس شخص نے کروایا ہے۔ گویا کہ اس شخص نے حکومت کے کارندوں کو بھیج کر حسنی مبارک کو ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے۔ حسن ترابی نے اس بات کو مسترد کیا ہے کہ حملہ میں ان کا ہاتھ ہے۔

ہفت روزہ دی ٹروتھ - 23 مارچ 1956ء

ہماری تاریخ

March 23, 1956

The TRUTH

AN AHMADIYYA PUBLICATION

ADVERTISE IN THE TRUTH
Write to:- Advertisement Manager
45, Idumagbo Avenue, Phone 20602, Lagos

BOOKS! BOOKS!! BOOKS!!!
LITERATURE
(Registered in Nigeria)
45, Idumagbo Avenue, Lagos.
Phone 20602

Vol. V, No. 17 — Price ONE PENNY

A son for him

MR. A R A BAKARE
Barrister at Law

Mr. A. R. Bakare of the Lands Department was blessed with a son on the 15th of March 1956. The Aqiqa was performed on 22nd of March at 46, Queen Street, Yaba, the residence of Mr. S. O. Bakare of the B.S.W.A. He is the grandfather of the new babe.

Pakistan Adds Lustre To Muslim World By Becoming Islamic Republic

Country's Jubilation Is Uprecedented And Leaders Of Opinion Pay Glowing Tributes To The Constitution

As it was decided by the Constituent Assembly on March 2, Pakistan is o be declared an Islamic Republic today, Friday, 23rd March 1956.

Since the Constitution has been approved and the assent has been given by the Governor General, there has been a high wave of jubilation among the people of Pakistan. The leaders of opinion have expressed great satisfaction and have offered their congratulations to the Prime Minister, Mohammed Ali.

While informing the people of Pakistan about the passing of the constitution Bill, on the Radio Pakistan, the Prime Minister said, "Today we open a new and glorious chapter in our history: for today we have given ourselves a Constitution that embodies our aspirations. Today, we possess the visible living symbol of the unity of our nation—a symbol that gives sanctity to our democratic urges and ensures their realization."

Talking about the basic principles of the Constitution, the Prime Minister declared: "Our Constitution is thoroughly democratic and contains the basic principles regarded the world over [illegible] secured in the constitution, are enforced by a provision for an independent judiciary."

Today Pakistan will be declared an Islamic Republic but the country will remain within the Commonwealth on the same pattern as India.

جب پاکستان نے فیصلہ کیا کہ اسے اسلامک ری پبلک کہا جائے گا تو احمدیہ جماعت کے اخبار ٹروتھ نے پہلے صفحہ کی بڑی سرخی کے ساتھ اس خبر کو شائع کیا اور کہا پاکستان نے اسلامک ری پبلک بننے کا فیصلہ کر کے ساری مسلم ورلڈ کی سرخروئی کا اہتمام کیا ہے خبر میں یہ بھی کہا گیا کہ پاکستان کے باشندوں نے اس بات پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا اور اصحاب الرائے نے دستور پاکستان کی تعریف کی۔

(یہ خبر ۲۳۔ مارچ ۱۹۵۶ء کو شائع ہوئی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ولی الرحمان صاحب سنوری کارکن حدیقتہ المبشرین لکھتے ہیں۔

خاکسار کی خوش دامن محترمہ امتہ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ (وفات یافتہ) محلہ ابواب ربوہ گزشتہ سال سے بیمار چلی آرہی ہے۔ آجکل جگر میں گلٹی ہوجانے کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔

احباب سے صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم منیر احمد سنوری صاحب حلقہ علامہ

اقبال ٹاؤن لاہور سے لکھتے ہیں

ہمارے حلقہ کے ایک نہایت مخلص خادم مکرم ملک منصور احمد صاحب ابن مکرم ملک مبارک احمد صاحب مورخہ ۳۰ جون ۱۹۹۵ء بروز جمعرات بوقت ۷ بجے شام ہارٹ اٹیک کے باعث وفات پاگئے۔ ان کی عمر ۳۰ سال تھی۔ ان کا جنازہ مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور بعد ازاں ان کے آبائی گاؤں نوشہرہ گگے زئیاں میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اعلان داخلہ نصرت جہاں

انٹر کالج ربوہ

○ میٹرک کا رزلٹ چند روز تک متوقع ہے۔ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں فرسٹ ائیر میں داخلہ فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈول کے مطابق ہوگا۔

نصرت جہاں انٹر کالج، بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد اور محکمہ تعلیم پنجاب سے منظور شدہ ہے۔ ہمارا پہلا نتیجہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۱۰۰% تھا امسال پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ سٹیٹ (شماریات) ریاضی اکنامکس کے مضامین پڑھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

داخلہ کے خواہش مند طلباء رزلٹ نکلنے کے فوراً بعد دفتر نصرت جہاں انٹر کالج سے پراسپکٹس اور داخلہ فارم حاصل کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ)

سیکرٹری صاحبان تحریک جدید کے وسعت پذیر فرائض

○ جماعت میں ہر جگہ تحریک جدید کے سیکرٹری مقرر ہیں مگران کا کام صرف یہ نہیں کہ لوگوں سے چندہ وصول کریں بلکہ ان کا یہ بھی کام ہے کہ وہ تحریک جدید کی سکیم پر (جملہ مطالبات بشمول سادہ زندگی پر) لوگوں کو عمل کرنے کی تحریک کریں۔

(مطالبات تحریک جدید ص ۱۷۷)

"اللہ تعالیٰ کے در کے فقیر"

"میرا منشایہ ہے کہ دوستوں کے اندر استقلال پیدا کروں۔ چاہے اس کے لئے مجھے ان کے گلوں میں جھولیاں ڈالنی پڑیں اور بھیک منگوانی پڑے۔ میں ان کے اندر وہ حالت پیدا کرنی چاہتا ہوں کہ ان کی شکل سے ظاہر ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے در کے فقیر ہیں"

(مطالبات تحریک جدید ص ۱۸۰)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

عطیۂ خون

خدمت بھی

عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

بداخلاقی کرتا ہے۔ تو وہ ہنس دیتے ہیں۔ اور جب بچوں میں جھوٹ وغیرہ کی عادتیں راسخ ہو جاتی ہیں۔ تو ان کو روکنا شروع کرتے ہیں۔

بڑا نقص جو ہمارے ایشیائیوں میں ہے۔ وہ ہمدردی کی کمی ہے۔ کسی کے دکھ کو دیکھتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں کیا۔ اور یہ عام مرض ہے۔ بلکہ پنجابی میں تو ایک محاورہ بھی بنا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ فلاں کیا میرا "چاچا" لگتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی ہمدردی کی حد چچا تک ہی ہے۔ اس کے آگے نہیں، لیکن یہ کوتاہی اتنی بڑی کوتاہی ہے کہ انسان کو انسانیت سے گرا دیتی ہے۔ انسانی دل دل نہیں کہلا سکتا۔ جب تک کہ اس میں بنی نوع کی ہمدردی نہ ہو۔ ہمدردی کے بغیر انسان انسان نہیں رہتا۔ بلکہ حیوان کے درجہ پر آجاتا ہے۔

(از خطبہ ۳۰ جولائی ۱۹۲۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6- جولائی- 1995ء

درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37.5 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات چند روز کے لئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ ایم کیو ایم کے بعض ارکان لندن سے نہیں آسکے۔ کراچی پہنچ کر انہیں مذاکراتی ٹیم کے ارکان کے ساتھ ابھی بات چیت بھی کرنی ہے۔ وزیر قانون نے کہا ہے کہ تاخیر کے باوجود حالات ابھی تک مثبت رخ اختیار کئے ہوئے ہیں۔

○ کور کمانڈروں نے اس بات پر اتفاق رائے کیا ہے کہ کراچی کا مسئلہ جلد حل کیا جائے۔ جنرل عبدالوحید نے کہا کہ فوج کراچی کا کنٹرول نہیں سنبھالے گی۔ یہ مسئلہ سیاسی مذاکرات سے ہی حل کیا جاسکتا ہے۔

○ کراچی میں فائرنگ سے مزید دس افراد ہلاک ہو گئے۔ تین منی بسیں نذر آتش کر دی گئیں۔ دہشت گردوں نے بکتر بند گاڑیوں پر بکتر توڑ گولیوں کی بارش کی۔ پولیس چوکی پر بھی دہشت گردوں نے حملہ کیا۔ تھانے دار سمیت ۱۵۔ افراد زخمی ہو گئے۔ دہشت گرد اپنے زخمی اٹھا کر لے گئے۔

○ پیپلز پارٹی نے ملک بھر میں ۵ جولائی کو یوم احتجاج منایا اس روز ۱۹۷۷ء کو جنرل ضیاء الحق نے ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کو برطرف کر کے مارشل لاء لگا دیا تھا جو گیارہ سال جاری رہا۔

○ گورنر ہاؤس پنجاب میں دن بھر پنجاب کے بڑوں میں اہم اصلاح مشورے ہوتے رہے۔ گورنر نے مختلف فریقین کو آمنے سامنے بٹھا کر ان کی باتیں سنیں۔ یہ ملاقاتیں پی۔ ڈی۔ ایف کے حوالے سے انتہائی اہم قرار دی جارہی ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے لاہور کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو چاہئے کہ وہ پیپلز پارٹی کے وزراء کے محکموں میں مداخلت نہ کریں منظور وٹو ٹھنڈے مزاج کے آدمی ہیں۔ ہمیں توقع ہے کہ وہ اکثریتی پارٹی کو اس کا جائز مقام دلانے کے لئے حکمت عملی تیار کریں گے۔

○ خیال ظاہر کیا جارہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو کا بیرون ملک کا دورہ ملتوی ہو سکتا ہے۔

○ کراچی میں بند کئے گئے چھ اخبارات کی بندش کا فیصلہ حکومت نے واپس لے لیا ہے۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ مشکلات میں گھری ہوئی حکومت نے اخبارات کو نشانہ بنایا۔ پاکستانی پریس پر پابندیوں کا سلسلہ نیا نہیں۔ مگر صحافیوں نے ہمیشہ حالات کا مقابلہ کیا ہے۔ حکومت حالات بگڑنے کے بعد قدم اٹھاتی رہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ قتل و غارت کراچی میں ہو رہی ہے۔ حکومت کے مہاجر دشمن اقدام مخصوص مقاصد کے لئے ہیں۔ اس سے مسئلہ کشمیر پس منظر میں چلا گیا ہے عالمی اداروں کی توجہ کراچی پر مرکوز ہے۔

○ حکومت نے شہباز شریف کی گرفتاری کے لئے انٹرپول کو درخواست دے دی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو ملائیشیا کے چار روزہ دورے پر اسلام آباد سے کوالالپور روانہ ہو گئیں۔ ان کو اس دورے کی دعوت ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر بن محمد نے دی تھی۔ وزیر اعظم اس دورے میں دو طرفہ تعلقات پر باہمی بات چیت کے علاوہ ایک سرمایہ کاری کانفرنس کا افتتاح بھی کریں گی۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان بعض مشترکہ منصوبے شروع کرنے پر بھی دستخط کئے جائیں گے۔

○ ملائیشیا مشرق بعید کی ایک اہم اقتصادی قوت شمار ہوتا ہے۔ اس کی آبادی ایک کروڑ بچانوے لاکھ ہے۔ شرح خواندگی ۸۰ فیصد ہے۔ گزشتہ سال اس نے ۵۸۔ ارب ڈالر کی برآمدات کیں۔ اس کی فی کس آمدنی تیس ہزار چار سو ڈالر سالانہ ہے ملک میں بے روزگاری کا تناسب ۳% ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے۔ پاکستان اور ملائیشیا میں گہرے دوستانہ تعلقات ہیں۔ متعدد علاقائی مسائل پر دونوں ممالک یکساں خیالات رکھتے ہیں۔ توقع ہے کہ حالیہ دورے سے نہ صرف سائنسی تعاون کو فروغ حاصل ہو گا بلکہ مشترکہ منصوبے قائم کر کے اقتصادی تعاون کی راہ بھی ہموار کی جائے گی۔ امید کی جاتی ہے کہ اس دورے کے دوران ملائیشیا کے سرمایہ کار پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے کا اعلان کریں گے۔

○ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مزید دس بے گناہ افراد کو شہید کر دیا۔ اننت ناگ، سری نگر اور بارہ مولا کے علاقوں سے سات لاشیں گولیوں سے چھلنی ملیں۔ مجاہدین نے ایک بھارتی چوکی پر بم کا حملہ کیا جس سے متعدد بھارتی فوجی زخمی ہو گئے۔

○ اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان داخلی خود مختاری کے معاہدے میں توسیع کی دستاویزات پر دونوں فریقین ۲۵ جولائی کو دستخط کریں گے۔ یہ اہم اعلان اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شمعون پیریز اور مسٹر یاسر عرفات نے غزہ میں ہونے والی بات چیت کے بعد کیا۔ اسرائیلی وزیر خارجہ کے ہمراہ مسٹر یاسر عرفات نے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے انتہائی اہم بات چیت کی ہے۔ اب ۲۵ جولائی کو سمجھوتے پر دستخط ہو جائیں گے۔

بقیہ صفحہ ۱

سے وزیر تعلیم کی طرف سے انعام وصول کرتے ہوئے ایک تصویر شائع کی ہے اور نیچے درج ہے۔

Winner of the Winners Tahir Ahmadiyya High School Mansakonko

یاد رہے کہ یہ انعام ماحول کے تحفظ کے سلسلہ میں سکول کی خدمات کو سراہتے ہوئے دیا گیا ہے۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

SHAHAB EXPRESS
(WORLDWIDE TRAVEL SERVICE)
AKBAR PLAZA- G-10 - MARKAZ ISLAMABAD
TEL: 051 - 294342 - 290206
(سستے ٹکٹوں کیلئے ہم سے رابطہ کریں)

لندن کی سستی ٹکٹوں کے لئے لاہور میں آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
Galaxy Travel Services (PVT) LtD
3-Transport House Egerton Road Lahore
Tel : 6310449 ,6366588 ,6367099

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت /9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508 / 7355422 - 7235175

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ ننڈ پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

مفید اور مؤثر دوائیں
• نور کاجل : آنکھوں میں خوبصورتی اور چمک پیدا کر کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔ /8
• نور اُبٹن : چہرے کے کیل، چھائیوں، داغوں، چھاسوں کو دور کرتا ہے /15
• نور آملہ : سکری خشکی دور کر کے بالوں میں نرمی اور چمک پیدا کرتا ہے۔ /15
• نور منجن : دانتوں اور منہ کی یومیہ صفائی کے لئے بہترین منجن /8
• شفاء پائیوریا : مسوڑھوں کے خون اور پیپ کو دور کرتا ہے۔ ہلتے دانتوں کو مستحکم کرتا ہے /15
• تابانی : ہربل باڈی لوشن، چہرہ اور ہاتھوں کی خوبصورتی اور دلکشی کیلئے /15
• خورشید ہیئر آئل : مفید ترین جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ تیل جو بالوں کو گھنے اور دراز کرتا ہے گرنے سے روکتا اور سکری دور کرتا ہے۔ /60
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

پتہ

ORTHODONTICS
(Fixed Braces)
کے ذریعے ٹیڑھے دانتوں کو سیدھا کروائیے
رابطہ
ڈاکٹر کرنل (ر) صلاح الدین احمد
کیولری ڈینٹل کلینک
بالمقابل ایچ کریم بخش نزد TCS
کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ
فون : 380856